

حضور کا جشن ولادت
کتب آسمانی کی
روشنی میں

مولانا محمد فیض احمد اویسی بہاولپور

جشن ولادت کتب سماوی کی روشنی میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

کتب سابقہ میں ہمارے نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ صرف ذکر مبارک تھا بلکہ ان میں آپ کے کمالات و معجزات اور سیرت و صورت اور آپ کے شہر مبارک اور آپ کے بعض جلیل القدر صحابہ اور ان کے علامات اور عادات و اطوار کی تفصیل تھی چنانچہ قرآن مجید میں اس کی شہادت ملتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ (الآیۃ) پ۔ ع۔ س۔ [illegible]

ترجمہ: جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں (ترجمہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ)

تفسیر آیت مذکورہ حضرت صدر الافاضل قدس سرہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں یعنی توریت و انجیل میں آپ کی نعت و صفت و نبوت لکھی پائیں گے۔ حضرت عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کئے جو توریت میں مذکور ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں انہی میں کے بعض اوصاف توریت میں مذکور ہیں اس کے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا شاہد و

مبشر و نذیر اور امیوں کا نگہبان بنا کر تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا نہ بد خلق ہو نہ سخت مزاج نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہ برائی سے برائی کو دور کرو لیکن خطا کاروں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اٹھائے گا جب تک کہ تمہاری برکت سے غیر مستقیم ملت کو اس طرح راست نہ فرما دے کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور پردوں میں لپٹے دل کشادہ ہو جائیں اور حضرت کعب احبار سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی منقول ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں انہیں ہر خوبی کے قابل کروں گا اور ہر خلق کریم عطا فرماؤں گا اور اطمینان قلب و وقار کو ان کا لباس بناؤں گا اور طاعات و احسان کو ان کا شعار کروں گا۔ اور تقویٰ کو ان کا ضمیر اور حکمت کو ان کا راز اور صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت اور عدل کو ان کی سیرت اور اظہار حق کو ان کی شریعت اور ہدایت کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا۔ احمد ان کا نام ہے۔ خلق کو ان کے صدقے میں گمراہی سے ہدایت اور جہالت سے علم و معرفت گمنامی سے دولت اور تفرقے سے محبت عنایت کروں گا اور انہیں کی بدولت مختلف قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں الفت پیدا کروں گا۔ اور ان کی امت کو تمام امتوں سے بہتر کروں گا۔ ایک حدیث میں توریت شریف میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اوصاف منقول ہیں۔

میرے بندے احمد مختار ان کی جائے ولادت مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ منورہ میں ہے اس کی امت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی کثیر حمد کرنے والی ہے چند منقول احادیث پیش کی گئے ہیں یہ کتب سابقہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت سے بھری ہوئی تھیں۔

اہل کتاب ہر قرن میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے، اور ان کی بڑی کوشش مسلط رہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں۔ توریت، انجیل وغیرہ ان کے ہاتھ میں تھیں اسلئے انہیں اس میں کچھ دشواری نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیلیاں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائبل میں بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا چنانچہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور [illegible] کی چھپی ہوئی بائبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سولہویں آیت میں ہے کہ اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا لفظ مددگار پر حاشیہ ہے اس میں اس کے معنی وکیل یا شفیع لکھے ہیں تو اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد والا جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو بجز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے پھر ۲۹ ویں، ۳۰ ویں آیت میں ہے اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب وہ ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہیں کروں گا۔ کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی امت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے اور دنیا کا سردار خاص سید عالم کا ترجمہ ہے اور یہ فرمانا کہ مجھ میں اس کا کچھ نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اظہار ہے اور اس کے حضور اپنا کمال ادب و انکسار ہے پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے۔

لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے ساتھ ہی اس کا بھی صاف اظہار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کا ظہور جب ہی ہوگا۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے جائیں، اس کی تیرہویں آیت ہے
لیکن جب وہ سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی ... کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔۔ اس آیت میں بتایا گیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دین الٰہی کی تکمیل ہو جائے گی اور آپ سچائی کی راہ یعنی دین حق کو مکمل کر دیں گے۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور یہ کلمے کہ اپنی طرف سے نہ کہے گا جو کچھ سنے گا وہی کہے گا خاص وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ کا ترجمہ ہے اور یہ جملہ کہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا اس میں صاف ہے کہ یہود کو تین پیغمبروں کی آمد کا انتظار تھا ان میں ایک کا نام الیاس دوسرے کا مسیح اور تیسرے کا نام وہ نبی تھا۔ وہ نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کون تھا جو پیغمبر مطلق کے نام سے دنیا میں مشہور و معروف ہے اس لئے مسلمان آپ کو آنحضرت یعنی وہ کہتے ہیں اور عیسائیوں میں آپ دی پرافٹ THE PROFET مشہور ہیں

توریت میں اوصاف جمیلہ کا تفصیلی بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ اور اخلاق جمیلہ کا ذکر توریت میں یوں ہے

یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین انت عبدی و رسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یدفع السیئة بالسیئة ولکن یعفو و یغفر ولن یقبضه الله حتی یقیم به الملة العوجاء بان یقولوا لا اله الا الله فیفتح بها اعینا عمیا و آذانا صما و قلوبا غلفا (بخاری تفسیر سورہ فتح)

(ترجمہ) اے نبی علیہ السلام ہم نے آپ کو گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور امیوں کا محافظ بنا کر بھیجا آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں اور میں نے آپ کا

نام خدا پر بھروسہ کرنے والا رکھا ہے نہ سخت دل نہیں اور بازاروں میں شور کرنے والا اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دے گا بلکہ عفو و درگزر کرے گا اور اس وقت تک خدا اس کی روح قبض نہ کرے گا جب تک اس کے ذریعہ سے ٹیڑھے دین کو سیدھا نہ کرے گا کہ لوگ کہنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے بس وہ اس دین سے اندھی آنکھوں کو بہرے کانوں کو اور نافہم دلوں کو کھول دے گا

بیان ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیبی علوم تعلیم فرمائیں گے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون اور وما ھو علی الغیب بضنین حضرت مسیح نے آسمان پر چلے جانے سے تھوڑی دیر پہلے فرمایا کہ دیکھو میں اپنے باپ خدا کے اس موعود کو تم پر بھیجتا ہوں لیکن جب تک عالم بالا سے تم کو قوت عطا نہ کی جائے یروشلم میں ٹھہرو (لوقا باب ۲۴ آیت ۴۹) ان الفاظ کے بعد کچھ اور لفظ ہیں اور پھر انجیل لوقا ختم ہو جاتی ہے اور اس موعود کے ظہور کا کوئی تذکرہ نہیں یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے بعد وہ رسول موعود کون تھا سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ انجیل کے اس فقرے پر قابل غور یہ ہے کہ حضرت مسیح کہتے ہیں کہ آسمانی قوت ظاہر ہونے تک یروشلم میں ٹھہرو اس سے مقصود یہ ہے کہ اس رسول موعود کے ظاہر ہونے تک تمہارا کعبہ اور قبلہ بیت المقدس ہے لیکن جب وہ موعود رسول آئے گا تو تمہارا قبلہ مکہ کی طرف بدل جائے گا جیسا کہ ہمارا قرآن مجید میں ہے۔ فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ وان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انہ الحق من ربھم

ترجمہ: تو آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو اور جو لوگ اہل کتاب ہیں وہ بالضرور جانتے ہیں کہ یہ سب معاملہ حق ہے

انجیل کا ایک اقتباس

جب حضرت یحییٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو اس وقت یہ لوگ ان سے آنے والے پیغمبر کے بارے میں دریافت

کیا انہوں نے یعنی یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ اس سے پوچھیں کہ تو کون ہے؟ اور اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ تب انہوں نے پوچھا کہ تو اور کون ہے۔ کیا تو ایلیاس ہے؟ اس نے کہا میں وہ نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ انہوں نے ان سوالات کے بعد اس سے سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے نہ ایلیاس اور نہ وہ نبی تو کیوں .... مرتا ہے (انجیل یوحنا ۱-۱۹)

اس انجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ فارقلیط (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی وہ مراد لیا گیا ہے۔

یہ لفظ اناجیل میں متعدد مقامات پر سابق لکھا جا چکا ہے۔ لفظ خاص عبرانی یا کالدی کا ہے

جس کا ترجمہ ۔پیرکلیطاس،

(۱) حامی یعنی مددگار اور حمایت و حفاظت کرنے والا یہ معنی لاطینی و یونانی اکابر کے نزدیک مسلم ہیں۔

(۲) محمد، یعنی کھلا اور واضح غیر مبہم یہ معنی عیسائی بنے جو کالدی لفظ ۔ فارقلیط، کے بتاتے ہیں جو کہ کالدی زبان کا لفظ ہے۔

(۳) یعنی پند و نصیحت کرنے والا۔ یہ تینوں صفات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بدرجہ اتم موجود تھیں کیونکہ آپ حامی تھے ناصر و مددگار اور مرحمت و انسان کے حامی و مددگار آپ تھے، محمد تھے یعنی آپ کی ذات و صفات کی پاکیزگی اور بلندی اعلیٰ و اظہار سب پر عیاں تھی آپ ناصح بھی تھے کہ قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحوا۔

اور فارقلیط یعنی ۔پیرکلیطاس، کو ایک متعصب عیسائی مان گیا ہے چنانچہ اس لفظ کی بابت ۔ولیم میور، ۔لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کے صفحہ جلد اول میں کہتا ہے کہ یوحنا کی انجیل کا ترجمہ جو ابتداءً عربی زبان میں ہوا اس میں اس لفظ کا ترجمہ غلطی سے احمد کیا ہوگا یا کسی خود غرض جاہل راہب نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جعل سازی سے اس کا استعمال کیا ہوگا،

جس کو مسلمان اپنے پیغمبر کی بشارت قرار دیتے ہیں۔ ۔ولیم میور، کے اس بیان سے اتنا معلوم ہوگیا کہ یوحنا کی انجیل میں کوئی ایسا لفظ ضرور موجود تھا جس کے معنی صراحتاً احمد کے تھے۔ اب رہی یہ بات کہ ایسا خود غرض جاہل راہبوں کی کارگزاری سے تھا تو اس کے بارے میں ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ جب ۔ولیم میور صاحب، یہ مانتے ہیں کہ کسی خود غرض راہب نے اپنی طرف سے انجیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پیشگوئی بڑھا دی تو کیا یہ ناممکن ہے کہ ان جیسے بہت سے خود غرض راہبوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی صفات انجیل سے غائب کر دی ہوں جیسا کہ ہمارا مسلمانوں کا خیال ہے۔

منصف مزاج پادری اور ایک وہم کا ازالہ

بعض عیسائی کہتے ہیں کہ فارقلیط کا مطلب ہم ہی ہم نے سمجھا ہے بلکہ یہ لفظ ۔پیرکلیطاس، ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ لفظ ۔پیرکلیطاس، ہی ہے تب بھی اس کے معنی صراحتاً احمد کے ہیں اور یہ بات بہت سے عیسائی منصف مانتے ہیں مثلاً ۔گاڈفری ہگنس، نے لکھا ہے کہ ۔پیرکلیطاس، جو انجیل کے اس ترجمہ سے بہت دور ملتی ہے جو سینٹ جیروم نے لاطینی زبان میں کیا ہے کیونکہ اس کا لفظ ۔پیرکلیطاس، سے بہت مطابق ہے بلکہ دلچسپ ترین بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ اگر ہم تحریف شدہ اناجیل کو تھوڑی دیر کے لئے تسلیم کر لیں اور فرض کر لیں کہ یہ لفظ ۔پیرکلیطاس، ہے جیسا کہ اب پایا جاتا ہے تب بھی یہ بشارت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق ہوتی ہے۔ ایک بہت بڑا عیسائی ۔بغب مارش، نامی لکھتا ہے کہ لفظ پیرکلیطاس کے معنی وہی ہیں جو ہم نے ذکر کیا ہے۔

اناجیل کی تصریحات

اس مختصر تمہید کے بعد اب مختلف اناجیل سے چند پیشگوئیاں پڑھئے۔

۱. اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست

کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے (یوحنا ۱۴-۱۶)

۲۔ میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن وہ مددگار یعنی فارقلیط تسلی دینے والا یعنی سب باتیں سکھائے گا روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہ تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب باتیں تمہیں یاد دلائے گا۔ (یوحنا ۱۴-۲۵-۲۶)

۳۔ لیکن جب وہ مددگار فارقلیط تسلی دینے والا آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روح حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو میری گواہی دے گا (یوحنا ۱۵-۲۶)

لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے چونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیجوں گا تو وہ آکر دنیا کو راستبازی اور عدالت کے لئے قصوروار ٹھہرائے گا۔

(یوحنا ۱۶-۷-۸)

۴۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو سچائی کی تمام راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا وہ میرا جلال ظاہر کرے گا (یوحنا ۱۶-۱۲-۱۳-۱۴)

ازالۂ وہم ایک مسیحی پادری صاحب کی رائے ہے کہ ان پیش گوئیوں کا مصداق فارقلیط دوسرا مددگار جسمانی یا مادی نہیں بلکہ روحانی شخصیت ہے بغیر جسم اور گوشت ہڈی کے کیونکہ روح ہے اور روح کا گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی۔ (لوقا ۲۴-۳۹) اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی مجسم نور تھے حضرت مولانا کیا خوب فرماتے ہیں۔

اسم نور و جسم نور و جان نور ... ذکر نور و فکر نور و عرفان نور
دست نور و پائے نور و قد نور ... خال نور و لب نور و خد نور
موئے نور و رشتہ خوشہ نور ... بوسے نور و کوئے نور و سوئے نور

بلکہ گویم آل نور و اصحاب نور ... آل نور و حزب نور و احباب نور
جان نور و جسم نور و دل ہا نور ... چونکہ آمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کرد نور
راست گوئے آفتاب حمد نور ... از کجا شد تو فرمودی ظہور

اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

اللہ کے نبی سرتاپا نیکی، خیر، صداقت، محبت، ہمدردی ہوتے ہیں حضرت مسیح نے فرمایا ہے راہ اور حق اور زندگی میں ہوں (یوحنا ۱۴-۶)

صحیح مفہوم اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ میں گوشت ہڈی نہ تھی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ راہ ہدایت، سچائی اور زندگی کے طالب ہیں وہ آپ کی تعلیمات پر چلیں، آپ کے حکموں پر عمل کریں اور آپ کا اسوۂ حسنہ اختیار کریں اس وضاحت کو مد نظر رکھا جائے تو پھر حق و روح القدس وغیرہ کی اصطلاحات کوئی معمہ نہیں رہتیں حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئیاں واضح ہیں انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس میں لفظ فارقلیط کے تحت لکھا ہے اس بارے میں بہت بحث کی گئی ہے کہ آیا فارقلیط یا روح حق جسم ہے کہ نہیں؟ پیشگوئیوں میں مندرجہ ذیل نشانات اور خصوصیات یہ واضح کرنے کے لئے کافی ہیں کہ ان سے مجسم شخصیت مراد ہے۔

(۱) وہ تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور تمہیں یاد دلائے گا۔ (یوحنا ۱۴-۲۶)

(۲) وہ میری گواہی دے گا۔ (یوحنا ۱۵-۲۶)

(۳) وہ تمہیں تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ وہ جو کچھ سنے گا وہی کہے گا تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ میری تمجید کرے گا اور میرا جلال ظاہر کرے گا (یوحنا ۱۶-۱۳-۱۴)

علمی تحقیق :- یونانی انجیل یوحنا کی ان آیات میں فارقلیط کے لئے (Pneuma) روح کی اصطلاح استعمال نہیں کی گئی بلکہ یونانی انجیل یوحنا میں جا بجا Pneuma Alethea یعنی Alethea کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے جس کے معنی روح حق ہیں روح القدس نہیں اس لیے روح القدس کہنا درست نہیں۔ ویسے تمام انبیاء اور صالح بندوں پر روح القدس کا نزول ہوتا چلا آیا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام پر خاص کر روح القدس کے نزول کا ذکر اس لیے ہوا ہے کہ یہود مردود نے شدت سے آپ کی نبوت کا انکار کیا حتی کہ آپ کو صلیب پر لٹکا دیا۔ نیز آپ کی پیدائش پر اعتراض کرتے ہوئے آپ سے بہت سے عیوب منسوب کئے مگر اس وجہ سے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ پر پاکیزہ اور مقدس روح کے نزول کا ذکر کیا اور حضرت یوحنا بپتسمہ دینے والا شاگرد لوقا وغیرہ کے روح القدس سے بھرنے کا ذکر ملتا ہے جو شخص اس کی پاکیزگی، قرب الٰہی اور تعلق باللہ پر دلالت کرتا ہے۔ پھر روح حق، Pneuma Alethea کی اصطلاح کے لئے یہ ضمیر ہونی چاہیئے حالانکہ آئندہ آیات کا ذکر مذکر کے طور پر ہوا ہے یعنی ضمیر (he) کے ساتھ جس سے ظاہر ہے کہ وہ مرد ہوگا پھر اس کے سپرد جو فرائض اور ذمہ داریاں کی گئی ہیں۔ وہ ظاہر کرتی ہیں کہ وہ کوئی خاص شخص ہے۔ نیز یونانی انجیل یوحنا ۱۵-۲۶ میں فارقلیط کے لئے پرسن پر بمعنی ضمیر شخص سے کیونکہ مستعمل ہے۔ جو ظاہر کرتا ہے وہ خاص وجود ہے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح نے فرمایا کہ اگر میرے حکموں پر چلو گے تو باپ تمہیں ایک اور مددگار "فارقلیط" تسلی دینے والا دے گا۔ اس کا مطلب عیاں ہے کہ مددگار حضرت مسیح کی مانند دوسرا شخص ہوگا ایک تو حضرت مسیح خود ہوا دوسرا ان کی مانند فارقلیط ہے جس طرح حضرت مسیح خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اسی طرح فارقلیط بھی خدا کا فرستادہ رسول ہوگا۔ (یوحنا ۱۴-۱۶)

یونانی انجیل میں متعدد Allos مستعمل ہے جس کا مطلب ایک دوسرے کے ہیں

ہیں۔ جو یقیناً حضرت مسیح کی مانند کوئی شخص ہے کہ ایک دوسرا انسان ہے جو ساتھ رہے گا نہیں اکم از کم حضرت مسیح کے ابتدائی صحیفوں میں فارقلیط سے حضرت مسیح کی طرح کوئی دوسرا نبی ہی سمجھا جاتا تھا جب ابتدائی صحیفوں میں بعض مسیحی بزرگوں نے "فارقلیط" ہونے کا دعویٰ کیا اور لاکھوں مسیحی ان پر ایمان لائے۔ چنانچہ تیسری صدی عیسوی میں ایران کے ایک مشہور عیسائی عالم "مانی" نے فارقلیط ہونے کا دعویٰ کیا اور ایک کتاب "ارژنگ" تالیف کی اور چین، شام، مصر، شمالی افریقہ، فرانس اور اٹلی کے لاکھوں مسیحی اس پر ایمان لے آئے۔

انگریزی انسائیکلوپیڈیا جلد I مصنفہ ڈاکٹر مرشیم . . .

اس سے قبل دوسری صدی عیسوی میں ایک شخص "مونٹینس" نے فارقلیط ہونے کا دعویٰ کیا … نے اس کو … تسلیم کیا … مشہور مصنف ترتولیان بھی شامل تھا۔ یہ دو مثالیں اس بات کی وضاحت کیلئے کافی ہیں۔ "فارقلیط" یا روح حق سے مراد ایک گوشت پوست کا انسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی روح کا نزول ہوگا جو خدا سے سن کر لوگوں کو ہدایت اور رہنمائی کرے گا اور آنے والی تعلیمات سے حضرت مسیح کی سچائی، بزرگی اور جلال ظاہر کرے گا۔ اس قسم کی روایات تاریخ اور دیگر کتب حوالہ جات میں ان گنت ہیں۔ اگرچہ مخالفین اسلام نے بہت چھپایا لیکن حق نہ کبھی چھپا ہے نہ چھپ سکتا ہے۔

مولوی عبدالرب
• مرعاں



جشن ولادت باسعادت
کتب سماوی کی روشنی میں

یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ (اعراف)
خداوند عزوجل نے آنحضرت محمد مصطفےٰ واحمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلینؐ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔ آپ کی خاطر تمام کائنات منصۂ وجود پر آئے۔ آپ کی وساطت بابرکت سے تمام انبیاء وکرام علیہم السلام خلعت نبوت سے سرفراز ہوئے۔ تمام انبیاء کرام سے آپ پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا میثاق لیا گیا۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ
سورۂ آلِ عمران ۹ "(اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ ہم جو تم کو کتاب اور دانائی دیں۔ اور پھر ایک رسول تمہارے پاس آئے جو تمہاری کتاب اور شریعت جو تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرے۔ تو ضرور اس کو ماننا اور اس کی مدد کرنا)
اس آیت کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام انبیاء کرام کی مسلّم و تصدیق شدہ حقیقت ہے۔ اور آپ سردارِ انبیاء اور نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور آپ کی سیادت اور خاتم النبیین کی نبوت کا سکہ تمام انبیاء

کرام کے مقدس گروہ پر چلتا ہے۔
حضرت عمر بن خطاب سے منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے آپ کے وسیلہ سے دربارِ الٰہی میں اپنی خطا کی معافی مانگی اور اس کا قبول ہوا (بیہقی و حاکم و طبرانی)

(۱) حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السّلام کی دُعا

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (البقرہ) جس وقت حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السّلام نے وادی غیر ذی زرع میں اپنی متحدہ کوششوں سے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی اس وقت منجملہ دیگر دعاؤں کے ایک دعا یہ بھی مانگی تھی "بارِ الٰہا! میری اولاد میں سے ایک رسول مبعوث کرنا۔ جو لوگوں کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے۔ اُن کے نفس کا تزکیہ کرے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے۔"
یہ تھی دعائے خلیل جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی صورت میں پوری ہوئی۔ نیز اس دعا میں حضرت اسماعیل کی بھی شرکت تھی۔ اس لئے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس دعا کا مقصود یہ تھا کہ پیغمبر نسلِ اسماعیلؑ سے ہوگا۔ اور مکہ میں اس کی بعثت ہوگی۔ حدیثِ نبوی میں اس حقیقت کی طرف یوں اشارہ ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا اور عیسٰیؑ کی بشارت ہوں۔" (مستدرک حاکم ج ۲-۱)

(۲) حضرت موسٰی علیہ السّلام کی بشارت :

حضرت موسٰیؑ اپنی قوم سے مخاطب ہیں۔ "خداوند سینا سے آیا۔ اور سعیر سے اُن پر آشکارا ہوا اور کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ۔ اس کے داہنے ہاتھ میں اُن کیلئے آتشیں شریعت تھی وہ بیشک اپنی قوموں سے محبت رکھتا ہے۔ (استثنا ۳۳ ب ۲)
اس میں موسٰیؑ نے تین انبیاء کی پیش گوئی فرمائی۔ ان میں سے ایک خود جنہیں حق کا جلوہ

سینا پر نظر آیا۔ دوسرے حضرت عیسیٰؑ جنہیں یہ شرف سعیر کے قرب و جوار میں حاصل ہوا۔ تیسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین۔ جو فاران سے (مکہ اور اس کے پہاڑوں کا نام) جلوہ افروز ہوا۔ اور اس کے جگمگانے سے مراد قرآن کریم کا نزول ہے۔ اور دس ہزار قدسیوں سے مراد دس ہزار مقدس صحابہ کرام ہیں۔ جو اس فاران سے آنے والے نورانی پیکر کے ساتھ شہر خلیل (مکہ) میں داخل ہوئے۔ اور آتشین شریعت سے مراد اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ اور محبت سے مراد رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ہے۔ اسی طرح حضرت موسیٰؑ کی بشارت پوری ہوئی۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی بشارت:

حضرت عیسیٰؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت نہایت صاف اور صریح لفظوں میں دی ہے۔ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ؕ (سورۂ صف) (اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہارے پاس خدا کا قاصد بن کر اور مجھ سے پہلے جو توراۃ آئی ہے اس کی تصدیق کرتا ہوا اور اپنے بعد احمد نام ایک پیغمبر کی خوش خبری دے کر آیا ہوں)

(۴) انجیل باب ۱۴ یوحنا میں اسطرح بشارت کا ذکر ہے:

"اور میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا فارقلیط بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔"

اسی طرح اس انجیل کی متعدد آیتوں میں جس پیغمبر کی بشارت بار بار حضرت عیسیٰؑ نے دی ہے اس کو لفظ فارقلیط سے تعبیر کیا ہے۔ یہ لفظ عبرانی یا سریانی ہے جس کا معنے احمد ہے۔ انجیل

کے تمام قدیم ترجموں میں اس کے یہی معنے لکھے ہوئے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ۱۸۱۶ء میں ترجم انجیل کے نئے جو نسخے قائم ہوئی تھی اس نے لفظ کو بھی بدلا اور ترجمہ کی فارقلیط کے بجائے پیرقلیط کر دیا اور اس کا معنے "وکیل" لکھ دیا ہے۔

(۵) حضرت داؤد علیہ السّلام کی بشارت:

حضرت داؤد علیہ السّلام کی بشارت اسطرح ہے۔ فرماتے ہیں۔

"مبارک ہیں وہ جو تیرے گھر میں رہتے ہیں۔ وہ سدا تیری تعریف کریں گے۔"

"مبارک ہیں وہ آدمی جس کی قوت تجھ سے ہے۔ جس کے دل میں صیہون کی شاہراہیں ہیں۔ وہ وادیٔ بکا سے گزر کر اسے چشموں کی جگہ بنا لیتے ہیں پہلی بارش اسے طاقت سے معمور کر دیتی ہے۔ وہ طاقت پر طاقت پاتے ہیں۔" (زبور باب ۸۴ درس ۴ تا ۷)

ظاہر ہے کہ وادیٔ بکا سے مراد مکہ ہے۔ قرآن مجید میں بھی مکہ کو بکہ کہا گیا ہے۔ پہلی بارش سے مراد غزوۂ بدر ہے۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت دن بدن بڑھتی رہتی ہے وہ ہمیشہ خدا کی تعریف میں سرگرم ہیں۔

علمائے اسلام نے دیگر انبیاء کرام علیہم السّلام مثلاً حضرت سلیمانؑ۔ حضرت یسعیاہ نبی حضرت اشعیاء نبی۔ حضرت ملاکی نبی کی اور بشارتوں کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ صحابۂ کرام اور تابعین میں جن لوگوں کو توراۃ سے واقفیت تھی یا علمائے یہود جو لوگ اسلام لائے تھے اُن کو اچھی طرح معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت گزشتہ صحف انبیاء میں مذکور ہے۔ قیصرِ روم نے بھرے دربار میں کہا تھا کہ ختنہ والے رسول کی پیدائش کا زمانہ قریب ہے۔ مقوقس شاہِ مصر کے دربار میں جو قاصدِ نبوی خط لے کر گیا تھا۔ وہ بھی یہ جواب لایا کہ "ہاں ہم کو بھی یقین تھا کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے۔"

حبش کے عیسائی بادشاہ نے لکھا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ سچے پیغمبر ہیں۔

ورقہ بن نوفل نے جو جاہلیت میں عیسائی ہوگئے تھے۔ بعثت کے پہلے ہی روز آپ کی نبوت کی تصدیق کی۔

مدینہ کے رہنے والے یہود بھی ایک آنے والے پیغمبر کے جلد ظاہر ہونے کے چرچے کرتے رہتے تھے۔ قرآن مجید میں اس طرح اشارہ ہوا ہے۔ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ (اس سے پہلے کافروں پر آنے والے پیغمبر کا نام لے کر فتح چاہا کرتے تھے)

ان مذکورۃ الصدر پیشین گوئیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جشنِ ولادت باسعادت کی عظمت و منزلت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ (مشت نمونہ خروارے)

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"



نمبر شمار	مطبوعات	ہدیہ
۱	اسلامی قاعدہ	۱/-
۲	میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۲/-
۳	کتاب العقائد	۳/-
۴	میلاد منانا جائز ہے	۱/۲۵
۵	قرآن میں ۱۹ اور کتابت میں ۲۴ کا بندھن	۱/۲۵
۶	نوری کا ظہور	۱/۲۵
۷	جشن ولادت کتب اسلامی کی روشنی میں	۱/۲۵
۸	حضور کی روحانی و جسمانی ولادت	۱/۲۵
۹	سراپائے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم	۱/۲۵
۱۰	حضور کی عسکری زندگی اور ہتھیار مبارک	۱/۲۵
۱۱	حضور کا لباس اور غذا مبارک	۱/۲۵
۱۲	حضور کی ازدواجی زندگی اور ازواج مطہرات	۱/۲۵
۱۳	حضور کی تجارتی زندگی	۱/۲۵
۱۴	کھانے پینے کا مسنون طریقہ	۱/۲۵
۱۵	عرس کیا ہے؟	۲/۰۰
۱۶	عورتوں کی نماز	۴/۰۰
۱۷	فاتحہ کا طریقہ و ثبوت	۲/۲۵
۱۸	تبلیغی جماعت کی نقاب کشائی	۱/۲۵
۱۹	وہابی خارجی شیعہ دیوبندی سنت کا مفہوم	۲/۵۰
۲۰	میلاد نمبر ۱۴۰۰ھ	۱۵/-
۲۱	میلاد نمبر ۱۴۰۱ھ	۱۵/-
۲۲	میلاد نمبر ۱۴۰۲ھ	۱۵/-
۲۳	میلاد نمبر ۱۴۰۳ھ	۱۵/-
۲۴	سُنّی کانفرنس	۵/-
۲۵	کل پاکستان سُنّی کانفرنس جھنگ	۲۰/-
۲۶	ماہنامہ تابش کے انٹرویوز	۶/-
۲۷	شاہ عبدالعلیم صدیقی اور جاپان برنظر شاہ	۱/۲۵
۲۸	شاہ احمد نورانی کی صدیقی سے گفتگو	۱/۲۵
۲۹	پہلا نوری انٹرویو شاہ احمد نورانی	۳/۵۰
۳۰	دوسرا نوری انٹرویو شاہ احمد نورانی	۲/۵۰
۳۱	سرکار کا جسم بے سایہ	۳/۵۰
۳۲	حق و باطل کو پہچانو	۲/۵۰
۳۳	تین نورانی راتیں	۲/۵۰
۳۴	اسلامی کہانیاں	۵/-
۳۵	شب برات	۲/۵۰
۳۶	اسلامی قانون ملکی	۱۵/۰
۳۷	آل ہند سُنّی کانفرنس	
۳۸	میلاد مصطفیٰ کانفرنس رابطہ ونگ	
۳۹	نظام مصطفیٰ کانفرنس برمنگھم	
۴۰	حضور کا حلیہ مبارک	
۴۱	حضور کی خصوصیات مبارکہ	
۴۲	تحریک ختم نبوت اور مسلمان کی تعریف	
۴۳	یادگار عظیم ملتان سنی کانفرنس	
۴۴	جمعیت علماء پاکستان	

ملنے کا پتہ: F/25 سپر مارکیٹ لیاقت آباد کراچی پاکستان